

خطبه (۲)

جب آپ کو یہ مشورہ دیا گیا کہ آپ طلحہ وزیر کا پیچانہ کریں اور ان سے جنگ کرنے کی نہ ممکن ہیں تو آپ نے فرمایا:-
خدا کی قسم! میں اس بھوکی طرح نہ ہوں گا جو لگتا رکھنا ہے جانے سے سوتا ہو اب جاتا ہے یہاں تک کہ اس کا طلبگار (شکاری) اس تک پہنچ جاتا ہے اور لگاتا لگا کر بیٹھنے والا اس پر اچانک قابو پالیتا ہے، بلکہ میں توحہ کی طرف بڑھنے والوں اور گوش برآواز اطاعت شعاروں کو لے کر ان خطاؤں میں پڑنے والوں پر اپنی تلوار چلاتا رہوں گا، یہاں تک کہ میری موت کا دن آجائے۔ خدا کی قسم! جب سے اللہ نے اپنے رسول کو دنیا سے اٹھایا، برابر دوسروں کو مجھ پر مقدم کیا گیا اور مجھے میرے حق سے محروم رکھا گیا۔

--☆☆--

(۶) وَمِنْ كَلَامِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

لَمَّا أُشِيدَّ عَلَيْهِ بِإِبْرَاهِيمَ لَمَّا يَتَبَعَ طَلْحَةً وَ
الْزَّبِيرَ وَلَا يَرْضَدَ لَهُمَا الْقِتَالَ:
وَاللَّهُ أَكُونُ كَالضَّبْعِ: تَنَامُ عَلَى طُولِ
اللَّدْمِ حَتَّى يَصِلَ إِلَيْهَا طَالِبُهَا، وَ
يَخْتَلِهَا رَاصِدُهَا، وَ لِكُفَّيْ أَضْرِبُ بِالْمُقْبِلِ
إِلَى الْحَقِّ الْمُدْبِرِ عَنْهُ، وَ بِالسَّامِعِ الْمُطْبِعِ
الْعَاصِي الْمُرِيْبُ أَبَدًا، حَتَّى يَأْتِيَ عَلَيْهِ يَوْمٌ
فَوَاللَّهِ! مَا زِلتُ مَدْفُوعًا عَنْ حَقِّيْ، مُسْتَأْثِرًا
عَلَىَّ، مُنْذُ قَبَضَ اللَّهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى
يَوْمِ النَّاسِ هَذَا.

--☆☆--

۴۔ جب امیر المؤمنین علیہ السلام نے طلحہ وزیر کے عقب میں جانے کا ارادہ کیا تو آپ سے عرض کیا گیا کہ انہیں انکے حال پر چھوڑ دیا جائے، ایسا نہ ہو کہ ان سے آپ کو کوئی گزند پیچ جائے تو اسکے جواب میں آپ نے یہ کہ: میں کب تک اپنا حق چھنتا ہوں دیکھتا ہوں گا اور غاموش بیٹھا رہوں گا۔ اب تو جب تک میرے دم میں دم ہے، میں ان سے لاوں گا اور انہیں کیف کردار تک پہنچا کر رہوں گا اور انہیں یہ نہ سمجھ لینا چاہیے کہ میں بھوکی طرح آسانی انکے قابو میں آجائوں گا۔ ”ضیغ“ کے معنی بھوکے ہیں۔ اسکی کنیت ”ام عامر“ اور ”ام طرقی“ ہے اور اسے ”حضراء“ بھی کہا جاتا ہے۔ حضائر ”حضراء“ کی جمع ہے جس کے معنی پیڑوں کے ہوتے ہیں، لیکن جب جمع کی صورت میں اسے استعمال کیا جائے تو اس سے بکھرداری جاتی ہے، چونکہ یہ ہر چیز بغل جاتا ہے اور جو پاتا ہے ہر پ کر جاتا ہے۔ گویا کہ اس میں کئی ایک پیٹ جمع ہو گئے ہیں جو بھرنے میں نہیں آتے اور اسے ”نعشل“ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ڈاہید حاسد ادا اور ڈر ابے وقوف جانور ہوتا ہے۔ اگر کسی کی انتہائی حماقت دکھانا مقصود ہو تو یہ کہا جاتا ہے: ”فُلَانٌ أَحْمَقٌ مِنَ الصَّبَّعِ“: فلاں تو بھوکے بھی زیادہ بے وقوف ہے۔ چنانچہ اسکی حماقت اسکے آسانی شکار ہو جانے ہی سے ظاہر ہے کہ شکاری اس کے بھٹ کے گرد گھیرا دا لیتا ہے اور لکڑی سے یا پیر سے زمین کو پھینکتا ہے اور پیچکے سے کہتا ہے: ”أَظْرِيقُ أُمَّرَ طَرِيقٍ، خَامِرٍ أُمَّرَ عَامِرٍ“: ”اے بجو! اپنے سر کو جھکالے، اے بجو! چھپ جا۔ اس جملہ کو دہرانے اور روز میں کوچھ پہنچانے سے وہ بھٹ کے ایک گوشے میں چھپ کر بیٹھ جاتا ہے۔ پھر شکاری کہتا ہے: ”أُمَّرَ عَامِرٍ لَيْسَتْ فِي وِجَارِهَا، أُمَّرَ عَامِرٍ نَائِمَةٌ“: ”بھلا وہ اپنے بھٹ میں کھجھ لیتا ہے اور تو کسی گوشہ میں سویا پڑا ہو گا۔“ یہن کروہ ہاتھ پیر پھیلا دیتا ہے اور سوتا ہوا بن جاتا ہے اور شکاری اس کے پیروں میں پھندا ذاں کر اسے باہر پیچ لیتا ہے اور یہ بزوں کی طرح بغیر مقابلہ کئے اس کے قابو میں آجائتا ہے۔ (منہاج البراءۃ، ج ۳، ص ۱۳۳)